سوال

(113)جنگلوں میں اور سفر میں نماز عید

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دفعہ مجھے اپنے ملک افریقہ کے ایک دیہاتی علاقے میں جانے کا اتفاق ہوا، اتفاق سے یہ عید الاضحی کا دن تھا۔ میں نے دیکھا کہ مرد اور عورتیں قبروں کی زیارت کے لئے قبرستان گئیں۔ مجھے اس بات سے بہت تعجب ہوا کہ عید کی صبح ہر وہ شخص جس نے نماز پڑھی، وہ قبرستان میں بھی ضرور گیا، ان کے آگے ادھیڑ عمر کا ایک آدمی تھا، جس نے سب کو نماز پڑھائی۔ میں حیرت و تعجب سے یہ سارا منظر دیکھتا رہا اور میں نے ان کے ساتھ یہ نماز نہ پڑھی جسے وہ نماز عید کے نام سے موسوم کر رہے تھے، میرا سوال یہ ہے کہ اس نماز کے بارے میں اسلام کا حکم کیا ہے؟ یہ دیہاتی لوگ جن کا میں ذکر کر رہا ہوں، ان کے ہاں کوئی جامع یا غیر جامع مسجد نہ تھی کیونکہ یہ تو خیموں میں رہتے ہیں جو ایک دوسرے سے الگ الگ ہوتے ہیں۔ (میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے قبرستان کے قریب نماز پڑھی لیکن قبروں سے وہ لوگ بہت دور تھے)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العالَمينَ، نماز عید شہروں اور بستیوں میں تو ادا کی جاتی ہے لیکن جنگلوں اور سفر میں اسے قائم کرنے کا حکم نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ کی سنت سے یہی ثابت ہے اور یہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی سفر میں یا جنگل میں نماز عید ادا کی ہو۔ حضور علیہ الصلوة والسلام نے حجة الوداع کے موقعہ پر عرفہ میں نماز جمعہ نہیں پڑھی، اسی طرح آپ نے منیٰ میں نماز عید بھی نہیں پڑھی اور ہر طرح کی خیر و بھلائی اور سعادت آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم کے اتباع ہی میں مضمر ہے، ((واللہ ولی التوفیق))۔

[فتاویٰ ابن باز]